اینجانب

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

کسی نے سچ کہا ہے کہ آدمی برس روز کا سوکھا جھیل سکتا ہے۔ مگر گھنٹہ بھر کی بارش نہیں جھیل سکتا۔ پنجاب تو امسال کی بے تحاشا بارش سے تنگ آ گیا تھا۔ لیکن یہاں بھی تو کچھ طوفان نمودار ہوا چاہتا ہے۔ تو جو خلاصہ آپ بھی جانتے ہیں۔ اور اگر یوں کہیں آمین کہنے کے لئے رکھ لیا تھا۔ اس سے تغیر ہو گئی چونکہ بارش ... ہو گئی تھی۔ اس کا کہیں کہیں جانا ہے چیدہ آباد کو جالیا گرانی کے باعث چیدہ آبادی کئی برس سے .... سوکھا جھیل رہے تھے۔ ایک گھنٹہ دن بھر بارش سیلاب نہ جھیل سکے۔ اگلی جانوں نکلنے تو وہ بس تھوڑی ہی سے نوح کے طوفان کا کام دیا۔ فرشتوں نے اس گرانی میں بالکل اس طرح کے پیٹ کے لشکروں سے کام لینا شروع کر رکھا ہے۔ مخلوق کو ... ہو گیا تھا۔ جنگل بیابان اور ... بیابان بھی تو ... سے خالی نہ رہا تھا۔ ... بعض ... یہاں کے تھے۔ اور وحشی دیوانہ پاگل تو لقب ہو چکا تھا۔ گرانی اور بے روزگاری سے ان میں تنگی ہی چنے دکھائی دیتے تھے۔ مگر مفاجات کی دنیا دلی کیوں نہ ہوتی۔ اس قوم یاجوج و ماجوج کے لئے اتنا اناج کہاں سے آتا۔ جو ہضم کر سکتے۔ کیونکہ دنیا بھر میں اب فی گھنٹہ جس قدر مخلوق پیدا ہونے لگی ہے اس تعداد میں گیہوں کے دانے پیدا ہی نہیں ہوتے۔ یہی سبب ہے کہ آئے دن قحط و گرانی کی مصیبت جھیلتے جھیلتے تنگ آ گئے ہیں۔ اور رسالے پر شمار بیٹھے ہی تھے کہ ... کا اجلاس ہو گیا۔ اور پھر تو دیکھئے پچاس ساٹھ ہزار چھوٹے بڑے آدمی بے مروتی سے طوطے کی طرح ہم تم سے آنکھیں پھیر گئے۔ کہ ... فرشتوں کی اس مہم سے منہ چھپاتے اور جی چراتے۔ ... کی وجہ ... سے ... میں ... تو وہاں سکتے ... آدمی ... اینجانب ... وقت تو صرف سوکھے ... سکتا ... سکتے ہیں۔ ہاں ہیں تو رونا اس کا ہے کہ ان لاشوں کی ... اپنے بچے ... کو ... سے اگر خدا نخواستہ ایسا ہو گا

گیا۔ ہر شخص ... پڑھا سنا کرتے تھے کہ حضرت کے زمانہ سے دنیا میں جتنا جیسا کچھ ... تھے نہیں ہوئے لیکن زلزلہ طاعون اور طوفان باد و باراں نے ہماری بستی بستائی پر پانی پھیر دیا۔ طاعون سے تباہ ہو رہے تھے تو طوفان باد و باراں نے ہزاروں لاکھوں جانوں کا کھلیان کر دیا۔ اس نے کہا گیا ہے۔ کہ ... کا پہرہ ہے۔ جو نہ بچے بے پہرہ ہے ... جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محملہا۔

رمضان شریف

... بخار کا بازار ... گرم ہوا ... جاتے ہی ... آ گئے ... بیٹھے ہی ... آدمی ... کی ... سے ... ہو جاتا ہے۔ اکثر گھروں کی چھوٹی لڑکیاں ... ہیں ...

... دیکھو ... سے ... کے لئے
... جی ... جی

... سے ... کال ... سے ... رمضان شریف کا آنا ہی غنیمت ہو گیا ... رنگ ... ہے۔ ... کاٹنے کی ... ہی ... کا کام ... بخار میں ... البتہ ... لگ جاتی ہے۔ ... والیوں کے ... ہی آیا ہے ... رمضان شریف کو ... روزہ تو ... شخص رکھ رہا ہے جس کو ... کے ... کے اپنی ... کے ... کرتے ہیں۔ روزہ ... ان کی ... تو ... کی ہے کہ روزہ رکھے تو ... اور ... رکھے تو کیا ... جو ہر وقت ... ہے۔

... سے ... کام ... امیر ... اس رمضان میں ... کے ... نہیں ہو سکے۔ ... شہر ... ہوں۔ ... سے ... اب ... مرتے ہیں ... بیٹھے ہیں امیر ...

یاران ہم قالب

اواڑدہائے زلف یہ اچھی کجی نہیں

تجھ کو نہ مار رکھیں ۔ تو ہم حیدری نہیں

دن دن ۔ دمنا دھپتا ق ۔ یمق ۔ دھوں ۔ دھماں تروددوالی بارود کا اچار مربا ۔ صحن جیل میں رنگ اڑی ۔ چنگوں دار تمنچے کے تپانچہ دار گولی سے کام لیا گیا ۔ ایمں عبادارج کا کام تمام ہوا ۔ ایسی دلچسپی اینڈی بینڈی اڑی ترچھی دوڑ دھوپ کار دیٹ کیا جاتا ۔ اس ڈھب سے ڈرایا جاتا ہے ابھی یہ تو خفاگی چھپانی کا وصا کا ہی تھا ۔ ایسی دل کے کھوٹ والے ہوٹ لائیں یا اپنے پرتے کے تلے دار کا وار کریں ۔ یا حسد وتی بے ایمانی سے بندوق کا نشانہ بنائیں ۔ جاسوس نحوس کمی جوس ناک پر انگلی رکھ کر کاروس ناگپور کو کلکتہ بنائے ۔ بچے دلوں کو جھوٹے فقروں سے کنگھی چھوٹ بکھیر کر جلی بنائے ۔ آجکل جاسوسی کا دور ہے ۔ یہی ذخیرہ سبکزہن غداری کا تحریری تقریری کا سنتا ہے ۔ جہاں تک ہو سکے جاسوس کو پھانسی کا کنٹوپ پہنایا جائے یا توپ کے مہرہ اوڑایا جائے ۔ مخبر ہر کارہ نا کارہ جاسوس کی جاسوسی قابل ملاحظہ تھی ہی ۔ اس کو دم دیا ۔ ماننے پر راضی کیا ۔ عیاری کو کام میں لایا ۔ جاسوس کی چالاکی آنکھوں کے سامنے جیا کی دیکھئے ۔ برق اندازوں کی برتی آنکھوں پر اپنی دو غلی چال کی بجلی گرائی ۔ بڑی ڈھٹائی سے آدمرگ ۔ گنشا مین دت کی دھتکار کی اور بوس کو کوس کے حوالے کیا ۔ یہ جاسوسی جاسوس غدار کی قابل دار جاسوس ہی کو سب سے پہلے راہی عدم کرنا ضرور ہے ۔ بنگالہ کو آتش کا پرکالہ بنا دیا ۔ گر وہ نہیں ہوتا جو کہ سمجھے ہیں ۔ شاہی اقبال کا بنگال پر پرچم لہرا رہا ہے ۔ ناحق سنتا رہا فرمان شیر ختم زخم جگر کی ناکامی سے چکا چوند میں ہیں ۔ گو دیکھی ۔ احسان فراموشی نے تخت تاج کو تاراج کر دیں ایمان بیچا ۔ سو یہ تجربہ ہے ۔ جس مالک قضا و قدر نے عنان حکومت کی بڑا اس ملک بغیر خاص کو مرحمت کی ہے ۔ سمجھا کیا شیطان علیہ اللعن کا ... نگاڑی انگوٹھا دکھا کر سکتے ہیں نہیں ہرگز نہیں ۔ یہ تو سب کو معلوم ہے ۔ ولیسرائے نے جب قانون پاس کیا تھا ۔ تو ممبران نے

بڑے شد و مد سے برطلائی کی تھی اور جو کچھ پیشین گوئی کی تھی ۔ وہ ظہور میں آرہی ہے ۔ لیکن دلاور نائب السلطنت کو ایسی شیطنت سے کب ڈر تھا جو کہ قانون کی رائے سے اتفاق کیا ۔ تحریک کا ایک فقرہ غیرت دلانے والے دریائے حماقت اور بیخبری میں ڈوب جانے کو کافی تھا ۔ محرک نے فرمایا تھا کہ وہ لوگ جن کا پیشا فاسدان پر بڑی آؤ بھگت سے استقبال ہونا ہے ۔ وہی تو اس قانون سے انحراف کریں گے ۔ ایلو ۔ لو ۔ اور سنو مسٹر کانی ہنری ممبر پارلیمنٹ جو ہندوستان کا گوشی کرسی پر براجمان ہوئے تھے اور آجکل پارلیمنٹ میں بندے ماترم کی طرف سے ترم بجارہے ہیں ۔ ان کو مسٹر چیکمن والی لوبھائی تھا ۔ وہ ابھی ڈیلی اخبار زبان گراں سے اپنی پریت بھری کی تقریر بیان کیا کہ جو کو مسٹر ہنری کانی پریسیڈنٹ کانگریس کی اسپیچ سنکر جوش آگیا تھا ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ اب مسٹر ہنری کا بھی جوش ودلانے والی ستیاں کیا نہیں لکھے جانے کے قابل ہے ۔ مسٹر ہنری کو چاہئے کہ انقلابی لوگوں کے دل منقلب ہو گئے ۔ یہ ایسے احیاء ایمانی لوگ ہیں ۔ کہ جس تھالی میں کھائیں ۔ اسی میں چھید کریں ۔ دیکھئے نا ۔ اس شیطانی مجنونانہ خفقانی وہم کی رجھوم کا کہ دہرم کا بیجارہ جیشٹہ کا جیکارہ سری رام چندر کی جے کا پکارا جاتا تھا کرم کا لیکھا مٹ گیا بجائے سری رام چندر مہاراج کی جے ۔ باپ دادے پردادا بڑے بڑے مہاتما پکار تے چلے آرہے تھے ۔ بنی پور دے نیچ سے اس کو لوح دل سے مٹانے لگی ۔ بندے ماترم کی جے پکار رہے ہیں واہ واہ کیا یہ عجیب کاج ہے ۔ ارے مہاراج بندے ماترم نے قید خانہ بسایا اور پھانسی پر چڑھایا ۔ بنا شگون بد نکلا ۔ اس کو بھول جاؤ ۔ اپنے قدیمی جیکارہ

دم بھر یا الجھاؤ ہیں ۔ تو تو مرا کہا ؤ

ر فقرہ تمہارا ۔ از سکندر گوالیار

جناب مولانا شیخ

السلام علیکم ۔ کہئے حضرت آپ سے کچھ سنا بھی ہے ۔ کیوں تمھیں کیا کوئی سنانے کی خبر لائے ہو جناب لائے تو ہیں مگر ایسے تو ہم کبھی نہیں سنائیں گے ۔ اچھا پھر کیسے سناؤ گے ۔ ابی حضرت ہم قدموں سنائیں گے ۔ کہ پہلے آپ کسی کان بیلچے سے اپنے دونوں گوش مبارک کی صفائی کروا لو ۔ تاکہ راستہ صاف ہو جائے ۔ پھر سامنے چوک کے دروازہ آ بیٹھو ۔ لاؤ میاں قریب زرہ ڈھول لے آئے ہو ۔ اگر کچھ سنانا ہو تو کہہ دیجئے ۔ نہیں تو تشریف شریف کے ٹوکرے کو یہاں سے کھسکائیے ۔ اچھا حضرت آپ ناراض نہ ہوجئے ۔ میں سنائے دیتا ہوں ۔ مگر وہ فقرہ مجھے کسی

سے ذکر نہیں کرتے۔ بیاں طلب کرتی ہو سے ایک فقرہ کہہ یا کر جس کھینچے پھر کیوں بخواس لگا رہی ہے۔ اچھا مجھے سنئے۔ کہ دنیا میں گل و بلبل نے تو نام پیدا کیا۔ مگر شاعروں سے حد بڑھ گئے۔ ان کی محبت اپنے اوپر وصال لئے ہیں۔ عشق و مجنوں نے کیا۔ شاعروں نے اپنے آپ کو دیوانہ بنایا ان کے ہاتھ کیا آیا۔ ذرا ملاحظہ ہو۔

غزل

میرے مرنے سے ہوئی ہیں آن کے گھر میں شادیاں
دیجئے ہیں ان کو عدو آکر مبارکبادیاں

قید ہو کر ہم بھلا۔ کیونکر رہیں۔ بتلاؤ تم
ہم کو تو روز ازل سے۔ حق نے دیں آزادیاں

اپنے منہ سے آپ ہی بنیو نہ ادیب تو خدا
ورنہ تو بدنام ہوگا مثل مرزا قادیان

چھوڑ کر اس مرغ دل کو پھر پھنسا یا دام میں
ختم تجھ پر ہو چکیں صیاد سب صیادیاں

جھٹ بجلی نا ذلیل کہیں جا کر مشار
عشق نے بتلائیں کیا کیا قیس کو استادیاں

وہ اگر مل جائے مجھ کو تو کروں دو ہاتھ میں
جس نے بتلائی ہیں تم کو اے صنم استادیاں

نقش جاناں کھا کر پاس میں رکھتا ضرور
کیا کروں یہ شہر ایسا ہے نہیں ہیں آبادیاں

اے ندائی عشق جاناں نے کیا جنگی ہیں
ایک مدت ہو گئی۔ دیکھی نہیں آبادیاں

زمانہ بھر کے اگر تم نے یار دیکھا ہے
ندائی سا کوئی نامہ نگار دیکھا ہے

الراقم۔ ندائی ڈیہرزی۔

بھاری میٹنگ کا سالانہ جلسہ

مسٹر ایڈیٹر السلام علیکم۔ مجھے اپنے اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں میرے ناچیز مضمون کو جگہ مرحمت فرمایئے۔

صبح کا سہانا وقت ہے۔ اب آفتاب کی ہلکی ہلکی کرنیں تیز ہو گئی ہیں۔ مشرق

اس وقت ہاجے اسکول میں ایک چہل پہل نظر آ رہی ہے۔ ماہ دلستان دلفریب سین کے دریافت حال میں مستغرق ہیں۔ کسی اچانک آنے والی آواز نے چونکا کر دیا۔ اور بہ تحقیق متوجہ ہو کر سنا تو معلوم ہوا کہ یہ بھاری میٹنگ کا سالانہ جلسہ ہے۔ ہا! ہا! دیکھو دیکھو ایک چھوٹا لڑکا اپنی سیٹ دیگی سے اٹھ کر کہہ رہا ہے۔ اچھا اب فوراً ہی ایک جنبی در گوش ہو کر سننے لگے اور جلد ہی جلدی دل کے نوٹ بک پر نوٹ کرنے لگے۔ کیونکہ وہ اس لہجے اور شیریں زبانی سے کہہ رہا تھا۔ کہ ہر ایک شخص کو سکتا تھا۔ اور کلام بھی اسی کا کہا ہوا۔ اچھا اب فوراً سے پیشتر حاضر آ سکے کہ بھیا بیچ در ناظرین اخبار کو بھی سنا دیں لیجئے۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر

نتیجہ فکر مسٹر ریاست حسین طالب علم تھرڈ کلاس

جلسہ جناب میں جس وقت میں حاضر ہوا ٭ تو مبارکباد کا غل ہر طرف ظاہر ہوا
آج سب اچھا گماں رکھتے ہیں اپنے عزم میں ٭ آئی ویلکم کی صدا صاحب بان بزم میں
جیسا اک بار منت میرے سر پر دھر دیا ٭ آپ جو تشریف لائے یہ کرم ہم پر کیا
کیجئے احسان کا مجھ سے عوض پورا کہاں ٭ شکریہ اس لطف کا مجھ سے ادا ہو کیا مجال
کوئی خوش ہو کوئی ناخوش ہو تو اس کی کیا ہے پروا ٭ اللہ خوش رکھے کہ ہم کو خوش کیا

اے ریاست جو ذہنی جہاں سہتا ہوا
ختم کرتا ہوں کلام اب کی تو کہتا ہوا

فرمائشی غزل بعینہ

معذرت ناساز وشمار درا فتادگی طول رنج کمال باذوق منشی سید لطیف مشتاق دہلوی شاگرد جناب مرزا نوشہ غالب۔ استاد بھائی جناب میرزا داد خان غالب دہلوی ۔

کرے کیا کوئی یاد شان خلاق ٭ گیا دنیا سے اف بے ہائے اخلاق
خدا کی شان ہیں کس کا اجارا ٭ دگرنہ ہیچ ہے نظروں میں آفاق
کریں کیونکر نہیں غم ہائے دل میں ٭ فزوں ان اپنے اف شوق عشاق
جہاں میں زندگی ہے چار دن کی ٭ ہر ایک کے کان میں لوٹن پڑا حق
سخن سنجاں سخن داں سمجھے وہ بے مثل ٭ دگر دنیا سے ہر ایک اندر اُفق
نصیب ہے نظم اردو در سیرہ ٭ کیا غالب نے الیا ان کو مشتاق
نہیں کیوں دیکھا جنت ہے وطن ٭ ہی استاد غالب شاہ اشراق

لکھوں کیا عادت مخدوم روشن جہاں ہیں ۔ ہے اب یہ آپ کا ہر وقت اشتیاق
عطا کر صبر جوالی کے وزیرا … ہیں ۔ ہے ستانی قدرت اپنی ہوا ورتاق
نچھوڑ کے گیا رو رہا ہے … ہے ۔ عجب ان حیف حکومت ملوت فراق
فضل شاہ غائب ہیں … دیکھا … ۔ وہ فرزند دونوں ہیں جیسے شیر و قاق
بہ بہر سرخ سے جا بجھے … ۔ لو وہ دیکھو ہیں مجھے آپ ہی طاق
کہا الغضب … دعا ہے ۔ جلدی ان کی غم کو ہو گئی شاق
لکھو دیوان روشن لال جالب
کہے جنت ہماری حال مشتاق
لو بٹ … سے ۔ فریاد کی کوئی بے نہیں ہے
نالہ پابند نے نہیں ہے (ذوق)

چٹکے نوٹس

تعجب تو بہت کچھ کہیں جب کیا معاملہ ۔ سنئے حضرت مرکی بلک نے ۲۰ ہزار پونڈ میں اپنی انگلیوں کا بیمہ کرایا ہے ۔ اس طرح لاویلی او کچرد نے اپنے پیر کا بیمہ کرایا ہے ۔ … اگر اسے ذرا بھی تکلیف پہونچے ۔ تو … ہزار پونڈ حضرت ہوتے ہونگے ۔ … کسی کے ہاتھ دنیا بھر کے ہوں سے زیادہ قیمتی ہیں ۔ اگر کچھ ضرر ہوئے تو ۱ ہزار پونڈ فوراً وصول کرنے جائیں ۔ کیوں تیر کرنے نے حلق کا بیمہ کرایا ہے ۔ اور … کے ایک عورت نے اپنی آنکھوں کا ۔ ہندوستان کے لوگ اگر چاہیں ۔ تو یہی کلو بی بے نوکری ۔ مفلس و عشرت ۔ مجبوری کا بیمہ کرا سکتے ہیں ۔

عاشق ۔ آپ ایک بوسہ کی قرضدار ہیں ۔
معشوقہ ۔ تو پیارے جبتک ہیں دبائی نہ جاوں ۔ میں قرضہ نہیں دیا کرتی ہوں ۔

منیجر تھیٹر ۔ تم کس وجہ سے خیال کرتے ہو کہ ایک عمدہ ایکٹر بن سکو گے امیدوار ۔ کل رات میرے گھر میں چور آگئے ۔ اور میں مصنوعی طور سے سوتا رہا ۔

ایک بابو نے اپنی بیوی سے کہا ۔ کہ میرے کپڑوں پر مارکنگ دیشان کرنے کی ضرورت ہے ۔ میرا نام لکھ دو ۔ بیوی جان نے ایک کپڑے پر نام لکھ دیا اور دوسرے پر لکھا ۔ ایضاً ۔ … دیا ۔

ایک صاحب اپنا … ہار گئے ۔ اور افسوس کرتے تھے ۔ ان کے دکیل نے تسلی کے طور سے کہا ۔ کہ … صبر کرو ۔ مجھ کو دیکھو میں کتنے مقدمے ہار چکا ہوں ۔

مرسلہ … یوسف صاحب

محمد یوسف قیصر

مارا ہوا ہوں میں انہیں دشمن جو ہار کا ۔ تیر و کمان ابرو کا چشم کا نگار کا
پھر نام ہی نہ فلان ستم روزگار کا ۔ چھوٹے جلنے کا نقش سلسلہ … کا
ترچھی نگاہ سے سینہ عزوں سے پار ہے ۔ خون گشتہ دل … کا
ساقی سے کر دیا ہے گلوں پیالہ گل ۔ رہوں منت و کرم بے شمار کا
سوراخ ہو گئے … ۔ اللہ رے عروج ہمارے غبار کا
آفت رسیدگان ہیں ایماں عشق پر ۔ جو کچھ ستم ہے فکر ہے … کا
سنت کش خیال صنم ہے دل حزیں ۔ دیکھا نہیں ہے پردے دیار یار کا
ہاں … دل الحان عشق
مجھ تو خیال چاہیے داماں یار کا

عاشق حسین عاشق فتح پوری

خیال عارفان حضرت معین الدین چشتی ہیں ۔ شاہ ہر سالک معین الدین چشتی ہیں
کمال زاہدان حضرت معین الدین چشتی ہیں ۔ جمال مہ وشاں حضرت معین الدین چشتی ہیں
بہار گلستاں حضرت معین الدین چشتی ہیں ۔ نسیم بوستاں حضرت معین الدین چشتی ہیں
سرور قربیان حضرت معین الدین چشتی ہیں ۔ نشاط جہاں حضرت معین الدین چشتی ہیں
نسیم باغ رحمت ہیں ۔ بہار گلشن جنت ۔ عروس العاشقاں حضرت معین الدین چشتی ہیں
ہوا کیف شوق کے دل میں … ۔ رہبر عاشقاں حضرت معین الدین چشتی ہیں
الٰہی … ۔ زوال کافران حضرت معین الدین چشتی ہیں
فلک میں تاج … معین الدین چشتی کے ۔ شہنشاہ جہاں حضرت معین الدین چشتی ہیں
ترے حامی ترے مالک تجھے کیا خوف ہے عاشق
ترے … حضرت معین الدین چشتی ہیں